یستحب لمن ولد له ولد ان یسمیه یوم اسبوعه ویحلق رأسه ویتصدق عند الآئمة الثلاثة بزنة شعره فضة او ذهبا ثم یعق عند الحلق عقیقة اباحة علی ما فی الجامع المحبوبی او تطوعا علی ما فی شرح الطحاوی و هی شاة تصلح للأضحیة تذبح للذکر والانثی سواء فرق لحمها نیئا او طبخه بحموضة او بدونها مع کسر عظمها اولا اوتخاذ دعوة اولا وبه قال مالک وسنها الشافعی واحمد سنة مؤکدة شاتان عن الغلام وشاة عن الجاری (فتاوی شامی ص ۳۳۶ ج ششم۔آخر کتاب الاضحیۃ ۔مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی۔ والله أعلم باالصواب .

سوال: ۴ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام بیچ اس مسئلے کہ کہ آجکل پلاسٹک منی یا کریڈٹ کارڈ کا استعمال کرنا کیسا ہے اور اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: کریڈٹ کارڈ کا استعمال مطلق حرام ہے کیونکہ یہ سودی کاروبار کا ایک جز ہے اور اس سودی کاروبار کو ترقی دینے کا ذریعہ ہے اور اس کو مطلق حرام قرار دینے کے اسباب درج ذیل ہیں۔

(۱) آجکل کریڈٹ کارڈ کے ذریعے لوگ بینک سے قرضہ لے سکتے ہیں اور بینک اس قرضہ کے دینے کے وقت ہی ۳ فیصد رقم اس پر کاٹ لیتا ہے۔ مثلاً اگر آپ نے 50000 ہزار روپے قرضہ لیا تو بینک آپ کو 48500 روپے ادا کریگا جبکہ آپ نے پورا 50000 واپس کرنا ہے وہ بھی چالیس دن کے اندر۔ اگر آپ چالیس دن کے اندر یہ کام نہ کر سکے تو اس رقم پر سود لگنا شروع ہو جائیگا۔

(۲) آجکل اکثر Transactions جو کہ کریڈٹ کارڈ کے ذریعہ ہوتی ہیں ان پر دکان والے ۲ فیصد کہیں ڈھائی فیصد اور کہیں ۳ فیصد رقم اضافی لیتے ہیں یہ بھی ایک استحصالی صورت حال ہے۔ اور اگر آپ نے 40 دن کے اندر یہ رقم واپس نہ کی تو اس پر بھی سود لگنا شروع ہو جائیگا۔

(۳) کریڈٹ کارڈ لے کر اکثر لوگ اپنی چادر سے زیادہ پاؤں پھیلانا شروع کر دیتے ہیں اور جب بل آتا ہے سر پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور پھر سود در سود کے چنگل میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی شخص کی تنخواہ 15000 ہزار روپے تو بینک اسے 60000 یا ایک لاکھ تک کی

☆اہل بیان کے نزدیک استعارہ، مجاز کی ایک قسم ہے☆